Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۲۹ — رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۵ محرم ۱۳۹۵ھ ۔ ۱۷ صلح ۱۳۵۴ ہش ۔ ۱۷ جنوری ۱۹۷۵ء	نمبر ۱۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۷؍صلح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت وعافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۷؍صلح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

نزلہ اور کھانسی کی شکایت ہے۔ کمر میں بھی درد ہے

احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ وعاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام کی ترقی کیلئے نہ صرف خود اپنے مالوں کو خرچ کرو بلکہ اپنے بھائیوں کو بھی اس طرف توجہ دلاؤ

خدا تعالیٰ کی راہ میں جو مال دیا جاتا ہے اس میں کئی گنا برکت دی جاتی ہے

(۱) "میں جو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے کیونکہ اسلام اس وقت تنزل کی حالت میں ہے۔ بیرونی اور اندرونی کمزوریوں کو دیکھ کر طبیعت بے قرار ہو جاتی ہے۔ اسلام دوسرے مذاہب کا شکار بن رہا ہے۔۔۔ جب یہ حالت ہو گئی ہے تو کیا اب اسلام کی ترقی کے لئے ہم قدم نہ اٹھائیں۔ خدا تعالیٰ نے اسی غرض کے لئے تو اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ پس اس کی ترقی کے لئے سعی کرنا اللہ تعالیٰ کے حکم اور منشاء کی تعمیل ہے اس لئے اس راہ میں جو کچھ بھی خرچ کرو گے وہ سمیع و بصیر ہے یہ وعدے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے دے گا میں اس کو چند گنا برکت دوں گا۔ دنیا ہی میں اسے بہت کچھ ملے گا اور مرنے کے بعد آخرت کی جزاء بھی دیکھ لے گا کہ کس قدر آرام میسر آتا ہے۔ غرض اس وقت میں اس امر کی طرف تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۹۳، صفحہ ۳۹۴)

(۲) "میں تم میں سے ہر ایک کو جو حاضر یا غائب ہے تاکید کرتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو چندہ سے باخبر کرو۔ ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندہ میں شامل کرو۔ یہ موقع پھر ہاتھ آنے کا نہیں کیسا یہ زمانہ برکت کا ہے کہ کسی سے جانیں مانگی نہیں جاتیں اور یہ زمانہ جانوں کے دینے کا نہیں بلکہ فقط مالوں کے بقدر استطاعت خرچ کرنے کا ہے اس لئے ہر ایک شخص تھوڑا تھوڑا جو وہ ضروری مدّوں میں دے سکتا ہے دے۔ وہ آدمی جو تھوڑا تھوڑا چندہ دے مگر باقاعدہ۔ اس سے بہتر ہے جو زیادہ دے مگر گاہے گاہے دے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۴۱)

امامِ وقت کے ساتھ ہو کر خرچ کرنے میں برکت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ نے خطبہ عید الفطر میں ارشاد فرمایا:۔

"یاد رکھو کہ امام کے ماننے کا ایک وقت ہوتا ہے اسے ہاتھ سے کھونا نادانی ہے اور اسکے ساتھ ہو کر خرچ کرنے میں بڑی برکات ہوتی ہیں اور اس خرچ کا یہی وقت ہے۔ اگر تم کرو گے تو خدا اس کا اجر اپنے ذمہ نہ رکھے گا۔ اس کے لئے خدا نے ہر ایک سلیم فطرت میں ایک نظیر رکھ دی ہے کہ جب کوئی کسی سے سلوک کرے یا نیکی کرے تو ایک سلیم الفطرت انسان کبھی گوارا نہیں کرتا کہ اسے بدلہ نہ دیا جاوے اور دل میں اس کی عظمت گھر نہ کرے۔ تو اب سوچ لو جس نے فطرت میں یہ بات رکھ دی ہے وہ آپ کیسے گوارا کریگا کہ کسی کی نیکی کا بدلہ نہ دے۔ وہ بڑا غنی ہے اس کی راہ میں اس کی رضامندی کے لئے جو کچھ خرچ کیا جاتا ہے وہ ضرور بدلہ دیتا ہے۔"

(خطباتِ نور جلد اوّل صفحہ ۱۹۳، صفحہ ۱۹۴)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی ادائیگیوں کا پہلا مرحلہ ۲۸؍تبلیغ ۱۳۵۴ ہش (مطابق ۲۸ فروری ۱۹۷۵ء) کو ختم ہو رہا ہے اس تاریخ تک کل وعدہ کا ۱/۵ وصول ہو جانا چاہیئے۔ اندرون و بیرونِ پاکستان کے احباب نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے ہمارے جلسہ سالانہ کو بہت بابرکت اور جماعت کی بشاشت میں اضافہ کا موجب بنایا ہے

ہم جس قدر بھی خدا کا شکر کریں کم ہے!

ہم نئے سال میں داخل ہو رہے ہیں دعا کریں کہ یہ نیا سال پہلے سے زیادہ خدا تعالیٰ کی رحمتوں، برکتوں اور فضلوں کو لانے والا ہو

آج میں وقف جدید انجمن احمدیہ کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں انتہائی کوشش کریں کہ ہم شاہراہ غلبہ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳ صلح ۱۳۵۴ہش مطابق ۳ جنوری ۱۹۷۵ء بمقام مسجد اقصیٰ، ربوہ

(مرتبہ: مکرم محمد یوسف سلیم صاحب ایم۔اے انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

پہلی بات تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور رحمت سے ہمارے جلسہ سالانہ کو بہت بابرکت بنایا اور اسے جماعت احمدیہ کی بشاشت میں زیادتی کا موجب بنایا اور ہمارے فکروں کو دور کرنے کا ذریعہ بنایا اور آسمان سے بارش کے قطروں سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ رحمت کے آثار پیدا کئے اور اپنی بے شمار نعمتوں سے ہمیں نوازا۔ اس پر خدا تعالیٰ کا جس قدر بھی شکر ادا کریں کم ہے۔

شکر ادا کرنا ضروری ہے

کیونکہ اگر بندہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہ کرے ہر اس رنگ میں جس میں شکر ادا کرنے کی ذمہ داری بندہ پر ڈالی گئی ہے تو پہلی نعمتوں سے زیادہ نعمتوں کے سامان پیدا نہیں ہوتے بلکہ پہلی نعمتوں کے ضیاع کے سامان پیدا ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ضیاع سے محفوظ رکھے اور مزید نعمتوں کے سامان پیدا کرے اور ان کے شکر کی ہمیں توفیق عطا کرے۔

ایک سال آیا اور گزر گیا۔ ایک نئے سال میں ہم داخل ہو رہے ہیں۔ مومن کا قدم ہمیشہ آگے پڑتا ہے۔ وہ نہ پیچھے کی طرف دیکھتا ہے اور نہ ایک جگہ پر ٹھہرتا ہے۔ پچھلا سال کچھ تلخیاں لے کر آیا مگر بہت سے فضلوں، رحمتوں اور اللہ تعالیٰ کے پیار کے سامان بھی لے کر آیا۔ خدا تعالیٰ کی جو رحمتیں عالمگیر اور بین الاقوامی شان کی تھیں اور بہت سے احمدیوں کی نظر سے بھی اوجھل تھیں، پچھلا سال انہیں نمایاں کر کے ہمارے سامنے لیکر آیا۔ پچھلا سال

صد سالہ جوبلی تحریک کا پہلا سال

تھا۔ جماعت احمدیہ نے پہلی بار اشاعت اسلام کے بین الاقوامی منصوبوں کی ابتداء کی تھی۔ بعض ملکوں کو اکٹھا کر کے ان میں تبلیغ اسلام اور اشاعت قرآن کریم کے منصوبے بنائے گئے اور خدا تعالیٰ کی رحمتوں نے انہیں کامیاب بھی کیا۔ گویا اشاعت اسلام کے عالمگیر اور بین الاقوامی منصوبے کی ابتداء گزشتہ سال یعنی ۱۹۷۳ء کے جلسہ سالانہ پر ہوئی تھی۔ جس کے نتیجہ میں ایک عالمگیر بین الاقوامی مخالفت کی بھی ابتداء ہوئی اور ہونی بھی چاہیئے تھی کیونکہ حاسدوں کا حسد ہمیں اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں پیار دیکھنے کے مواقع میسر کرتا ہے۔

غرض صد سالہ جوبلی منصوبہ کی ابتداء ہو چکی ہے۔ یہ اس منصوبہ کا دوسرا سال ہے۔ بالفاظ دیگر ایک اور سال ہے ہماری اور جماعت احمدیہ کی زندگی کا جس میں ہم داخل ہو رہے ہیں۔ انفرادی حیثیت سے ہم میں سے ہر شخص بچہ، جوان اور بوڑھا، مرد اور عورت اپنے بڑھاپے کی طرف حرکت کر رہا ہے مگر جماعتی حیثیت سے ہم ہر سال اپنی جوانی کی طرف اور دینی کامیابیوں کی طرف حرکت کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو ایک خاص مقصد کے لئے قائم کیا ہے۔ اس درخت کو ایک خاص قسم کے پھلوں کے لئے اور خاص قسم کی نیکیوں کو بنی نوع انسان تک پہنچانے کے لئے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ ایک دن ایسا بھی آنے والا ہے کہ نوع انسانی سوائے استثنائی طور پر چند محروموں کے، اسلام کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس درخت کے سایہ سے اور اس کے پھلوں سے فائدہ حاصل کرے گی لیکن آج کا زمانہ اس درخت کی

نشو ونما کا زمانہ

ہے۔ کچھ خوش نصیب لوگ ہیں جو اس کی شاخوں پر بسیرا کرتے ہیں اور کچھ وہ ہیں کہ مستقبل ان کو خدا کے پیار کے نتیجہ میں اس طرف لے آئے گا اور وہ اس کی شاخوں پر بسیرا کریں گے۔ ایک دن نوعِ انسانی ساری کی ساری اس درخت کی شاخوں پر بسیرا کر رہی ہو گی اور وہ منصوبہ جو آسمانوں پر بنایا گیا ہے اور جس کی بشارت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّتِ محمدیہ کو دی تھی، وہی منصوبہ کامیاب ہو گا اور دُنیا اپنے پیدا کرنے والے ربّ کی معرفت حاصل کر چکی ہو گی اور اس کی رحمتوں سے حصہ لینے والی ہو گی۔ یہ ذمہ واری جماعتِ احمدیہ کے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔ ہم خدا تعالیٰ کے شکر گزار بھی ہیں اور اس کے شکر کے ترانے بھی پڑھنے والے ہیں اور اس کے حضور عاجزانہ طور پر یہ دُعا بھی کرنے والے ہیں کہ:۔

"اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ"

کہ اے خدا! جو قوتیں اور استعدادیں انفرادی اور اجتماعی طور پر تُو نے ہمیں دی ہیں ہم حتی المقدور کوشش کرتے ہیں کہ اُن سے فائدہ اُٹھائیں لیکن ہم یہ احساس رکھتے ہیں کہ جب تک

مزید قوتیں اور طاقتیں

اجتماعی طور پر ہمیں نہیں ملیں گی اشاعت اسلام کا وہ عالمگیر منصوبہ جو ہمارے سپرد ہوا ہے اس کو ہم کامیاب نہیں کر سکتے اسلئے ہم خدا تعالیٰ سے استعانت کرتے اور اس کی مدد و نصرت کے ہم ہر آن طالب ہیں اور عاجزانہ دُعاؤں میں اس نصرت کے حصول کے لئے لگے ہوئے ہیں اور یہ دُعا بھی کرتے ہیں کہ زندگی کے ہر مرحلہ میں اور اس اجتماعی جد وجہد کے ہر موڑ پر اللہ تعالیٰ ہماری رہنمائی کرنے والا ہو اور ہمیں راہِ ہدایت اور صراطِ مستقیم دکھانے والا ہو اور جماعت کو اجتماعی طور پر بھی صراطِ مستقیم پر قائم رکھے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے خود ہمارا ہاتھ پکڑے اور ہمیں شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے لے جاتا چلا جائے۔

پس ہمارا ہر سال اللہ تعالےٰ کے فضلوں کا سال، برکتوں کا سال اور رحمتوں کا سال ہوتا ہے بلکہ ہمارا ہر سال پہلے سے زیادہ برکتوں، پہلے سے زیادہ رحمتوں اور پہلے سے زیادہ فضلوں کا سال ہوتا ہے اسلئے اس نئے سال کو بھی ہم ان عاجزانہ دُعاؤں کے ساتھ شروع کرتے ہیں کہ کہیں ہماری کوئی کمزوری ان برکتوں کے حصول کے راستہ میں حائل نہ ہو جائے بلکہ جیسا کہ پہلے ہوتا چلا آیا ہے اسی طرح اب بھی یہ نیا سال پہلے سے زیادہ رحمتوں، برکتوں اور فضلوں کو لانے والا ہو۔

اور تیسری بات یہ ہے کہ دسمبر کے آخر یا جنوری کے شروع میں مَیں

وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان

کیا کرتا ہوں۔ ایک عرب شاعر نے کہا ہے ؎

عین الرضا عن کل عیب کلیلۃ ؛ کما ان عین السخط تبدی المساویا

یہ شاعرانہ بیان ہے ایک حقیقت کا۔ شاعر کہتا ہے کہ انسان کو دنیوی لحاظ سے دو قسم کی آنکھیں دی گئی ہیں۔ ایک وہ آنکھ ہے جو دنیوی محبت اور پیار کی آنکھ ہے اور یہ آنکھ کوئی عیب نہیں دیکھتی یعنی جس آدمی سے پیار ہو اس میں کوئی عیب اور نقص نہیں دیکھتی۔ یہ اپنے محبوب کا محاسبہ نہیں کرتی۔ "کلیلۃ" کا لفظ "کلّ" سے نکلا ہے جس کے معنے ہیں کہ چیز موجود تو ہے مگر آنکھ نے اُسے دیکھا نہیں۔ انسان کے ساتھ کمزوریاں لگی ہوئی ہیں لیکن پیار کی آنکھ ان کمزوریوں کو دیکھتی نہیں اور دوسری آنکھ ہے دشمنی اور غصے کی آنکھ اور یہ آنکھ عیب ہی عیب دیکھتی ہے کوئی خوبی نہیں دیکھتی۔ گویا ایک وہ آنکھ ہے جو خوبی ہی خوبی دیکھتی ہے اور کوئی عیب دیکھتی ہی نہیں اور دوسری وہ آنکھ ہے جو عیب ہی عیب دیکھتی ہے اور کوئی خوبی اُسے نظر نہیں آتی۔ یہ ہر دو آنکھیں

حقیقت کی نگاہ

نہیں، حقیقت کو دیکھنے والی نہیں۔ یہ دُنیا داروں کی نگاہیں ہیں یعنی ایک وہ نگاہ ہے جو عیب نہیں دیکھتی اور "محاسبہ" نہیں کر سکتی (اور ترقیات کے دروازے بند کر دیتی ہے) اور ایک وہ جو خوبی نہیں دیکھتی اور مایوس ہو جاتی ہے یا مایوس کر دیتی ہے۔

انسان کی ترقی کے لئے محاسبہ بڑا ضروری ہے۔ اس کے بغیر خدا تعالےٰ کے بندوں کا ہر قدم پہلے سے آگے بڑھ ہی نہیں سکتا۔ نیز زندگی کے مقاصد کے حصول کے لئے مایوسی سے بچنا بڑا ضروری ہے۔ جو شخص عیب ہی عیب دیکھتا ہے اور خوبی نہیں دیکھتا وہ ہلاک ہو گیا۔ اور یہ نگاہ دو قسم کی ہوتی ہے، ایک اجتماعی زندگی پر نظر رکھنے والی اور دوسری اپنے نفس پر۔ ہر دو کے متعلق مَیں بات کر رہا ہوں۔

یہ ہر دو عیون، یہ ہر دو آنکھیں یا نگاہیں، ایک مومن کی نگاہ نہیں ہیں۔ مومن کی جو نگاہ ہے وہ حق اور صداقت کو دیکھنے والی نگاہ ہے۔ یہ نگاہ جہاں انفرادی یا اجتماعی وجود میں بے شمار خوبیاں دیکھتی ہے وہاں اسی وجود میں جو غفلت یا خامی یا نقص ہوتا ہے اس پر بھی نگاہ ڈالتی ہے۔ اسی طرح یہ آنکھ جہاں ہزارہا عیوب پاتی ہے وہاں خوبیوں کو نظر انداز نہیں کرتی اور ایسے لوگوں کی کوششوں اور دُعاؤں کے نتیجہ میں مایوسی کے سامان پیدا نہیں ہوتے۔

پس یہ جو حقیقت کو اور

صداقت کو دیکھنے والی آنکھ

ہوتی ہے جس کو ہم نُورِ ایمان کہتے ہیں یا جسے مومن کی فراست کہا جاتا ہے یہ آنکھ جہاں ہزارہا خوبیوں کو دیکھتی ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے قبول کیا اور جن پر رحمتوں کا نزول ہوا وہاں یہ آنکھ کمزوریوں کو بھی دیکھتی ہے، اُن کا جائزہ لیتی اور ان کا محاسبہ بھی کرتی ہے اور مستقبل میں ان کو دُور کرنے کی طرف متوجہ ہوتی اور ہر آنے والی گھڑی کو پہلے سے بہتر بنانے کے سامان پیدا کرتی ہے۔ اسی طرح جب یہ آنکھ اپنے نفس میں یا اجتماعی زندگی میں عیب دیکھتی ہے تو مایوسی پیدا نہیں کرتی بلکہ یہ اعلان کرتی ہے:۔

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہونے کی ضرورت نہیں۔ تم دیکھتے نہیں کہ جہاں اتنے عیب اکٹھے ہو گئے ہیں وہاں یہ خوبیاں بھی تو پائی جاتی ہیں اسلئے نگاہِ مومنانہ یا مومنانہ فراست سے یہ کہا گیا ہے کہ وہ اُن کے لئے بھی دُعائیں کرے اور خدا تعالےٰ کی رحمتوں کے سامان مانگے جو اللہ تعالیٰ سے دُور چلے گئے ہیں۔ یہ مومنانہ فراست کی نگاہ نہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترقیات کے دروازے

نہ دیکھتی ہے اور نہ مایوسی کے حالات پیدا کرتی ہے بلکہ یہ وہ نگاہ ہے جو خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے حصول میں وسعت پیدا کرتی ہے لیکن وہ جو خوبیوں کے ساتھ عیبوں کو دیکھنے والی اور عیبوں کو دور کرنے کے لئے کوشش کرنے والی ہے وہ آسمانوں سے نازل ہونے والے فضلوں میں رفعتیں بھی پیدا کرتی ہے کیونکہ وہ ایک جگہ کھڑی نہیں ہو جاتی اور یہ نہیں کہتی کہ جو کچھ حاصل ہونا تھا وہ سب کچھ حاصل ہو گیا۔ نیکی ہی نیکی ہے اور کوئی کمزوری نہیں اگر کوئی کمزوری نہیں تو اس کا مطلب ہے اس سے زیادہ آگے ترقی نہیں ہو سکتی اگر کمزوری نظر آتی ہے اور اُسے دُور کرنے کی کوشش کی گئی ہے تبھی مزید ترقیات کا امکان ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے فضل ہر آن پہلے سے زیادہ نازل ہونے کا امکان ہے۔ پس یہ آنکھ محاسبہ کرتی ہے۔ یہ آنکھ محرومی کی محرومیوں کو دُور کرنے کی کوشش ہے۔

انہی کوششوں میں ایک چھوٹا سا حصہ وقفِ جدید کا ہے۔ گذشتہ سال وقفِ جدید کے کام میں قریباً ۲۵ فیصد اضافہ ہوا ہے اور وہ بھی اتنے تنگی کے زمانہ میں جب کہ توجہ مرکز کی بھی اور جماعتوں کی بھی ایک حد تک بعض ایسے عارضی کاموں اور ضروریات کی طرف تھی جو بظاہر بڑی پریشان کرنیوالی تھیں لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل دیکھو کہ ان تمام باتوں کے باوجود ہماری اس چھوٹی سی کوشش میں بھی جس کا میں اس وقت ذکر کر رہا ہوں کم و بیش ۲۵ فیصد اضافہ ہوا۔ میں اس وقت

جماعت احمدیہ کے مالی جہاد کی بات

کر رہا ہوں یعنی جماعت احمدیہ کی طرف سے جو مالی قربانی اور ایثار پیش کیا جا رہا ہے اس کے پیشِ نظر وقفِ جدید کی مالی قربانیوں کی بات کر رہا ہوں۔ پچھلے سال کے مقابلہ میں امسال وقفِ جدید کے خرچ میں ۲۵ فیصد اضافہ ہوا ہے لیکن ہم نے یہاں رُک تو نہیں جانا۔ ۲۵ فیصد اضافہ کی نسبت پچھلے سال کے مقابلہ میں ہے۔ یہ نسبت ہماری اصل ضرورت کا تو شاید ہزارواں حصہ بھی نہیں ہے بلکہ شاید لاکھواں حصہ بھی نہیں ہے۔

پس جہاں ہم خوش ہیں کہ جماعت احمدیہ نے اس قسم کے حالات میں بھی اپنے کام کے ایک حصہ کو ۲۵ فیصد آگے بڑھانے کی توفیق پائی وہاں ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ اس سے ہم راضی نہیں۔ ہماری نگاہ مومنانہ راضی نہیں۔ ہماری فراست راضی نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے سمندر موجزن ہیں۔ ہم ان میں سے اپنی کوششوں اور دعاؤں کے نتیجہ میں حصہ پاتے ہیں مگر اس میں بہت زیادہ حصہ ہمارے لئے قابلِ حصول ہے جس کے لئے ہمیں اپنی کوششوں کو بڑھانا ہے۔ اس لئے جہاں آج میں وقفِ جدید انجمن احمدیہ کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں وہاں میں جماعت احمدیہ کو اس طرف بھی متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ اپنی تدبیر کو اور تیز کرو اور اپنی دعاؤں کو اور زیادہ بڑھاؤ۔

تضرع اور عاجزی پیدا کرو

اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کو پہلے سے زیادہ حاصل کرو تاکہ ہمیں وہ مقصد حاصل ہو جائے جس کے لئے ہمیں پیدا کیا گیا ہے ہماری دائیں طرف سے بھی ہمارے کانوں میں (غیر اللہ کی) آواز پڑتی ہے اور ہماری بائیں طرف سے بھی ہمارے کانوں میں (غیر اللہ کی) آواز پڑتی ہے لیکن ہمیں حکم یہ ہے کہ نہ تم دائیں طرف سے آنے والی آوازوں کی طرف متوجہ ہو کر اپنے اوقات اور کوششوں کو ضائع کرو اور نہ اپنی بائیں طرف سے آنے والی آوازوں کی طرف متوجہ ہو کر اپنی کوششوں اور تدبیروں کو ضائع کرو بلکہ خدا تعالیٰ نے تمہیں ایک سیدھی راہ بتائی ہے شاہراہ غلبۂ اسلام کی تمہیں معرفت عطا کی ہے اور تمہیں اس پر کھڑا کیا ہے اور تمہیں اپنے فضل سے اُس پر چلایا ہے تم سیدھے اس شاہراہ اسلام پر چلتے چلے جاؤ نہ دائیں طرف جھکو اور نہ بائیں طرف بھٹکو بلکہ سیدھے چلتے چلے جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو حاصل کرتے چلے جاؤ۔

اس نئے سال میں بھی ہماری یہ انتہائی کوشش ہونی چاہیئے کہ ہم

شاہراہ غلبۂ اسلام

پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔ حالات خواہ کچھ بھی ہوں وہ ہمارے راستے میں روک نہیں بنتے نہ وہ ہماری رفتار کو سست کرتے ہیں بلکہ جیسا کہ پہلے ہوتا چلا آیا ہے وہ ہماری رفتار کو اور تیز کرتے ہیں۔ خدا کرے کہ یہ آنے والا سال نہ صرف وقفِ جدید کی اس کوشش میں بلکہ جماعتِ احمدیہ کی ہر کوشش میں پہلے سے زیادہ برکت بخشنے اور ہمارا ہر قدم پہلے سے زیادہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو جذب کرنے والا ہو اور پہلے سے زیادہ اسلام کی ترقی کے سامان پیدا کرنے والا ہو۔ آمین

کھانسی پھر شروع ہو گئی ہے۔ دوست دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ بیماری سے محفوظ رکھے۔

بہتر مسلمان بننے کا طریقہ
قرآن مجید سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ کہ اے مسلمانو! تم میں سے بہتر انسان وہ ہے جو خود قرآن مجید کو سیکھے اور پھر اس کی تعلیم دوسرے لوگوں کو دے۔

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب اور کامل شریعت ہے انسانوں کی سب ضرورتوں کا حل اس میں موجود ہے انسان کے لئے قرب الٰہی پانے کے تمام طریقے اس میں بیان کر دئے گئے ہیں انسان کے ذاتی کمال کے لئے بھی اس پاک کتاب کا علم حاصل کرنا لازمی ہے اور دوسروں کی رہنمائی اور معاشرہ کی اصلاح کے لئے بھی اس کتاب کا جاننا ضروری ہے پس ہر خیر و برکت کے حصول کا ذریعہ قرآن مجید ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے الخیر کلہ فی القرآن۔ کہ تمام بھلائی قرآن مجید میں ہے۔ لہٰذا ہم سب احمدیوں کا اولین فرض ہے کہ قرآن مجید کو سیکھیں اس کا علم خود بھی حاصل کریں اور دوسروں کو بھی قرآن مجید سکھائیں۔

احباب کو چاہیئے کہ یہ نیک کام یعنی قرآن مجید کے سکھلانے کا کام اپنے گھروں سے شروع کریں۔ اپنے اہل و عیال کو علم قرآن سے بہرہ ور کریں۔ مومنوں کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا۔ کہ تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن مجید سیکھنے اور سکھانے کی توفیق بخشے۔ آمین

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ جہاد از روئے اسلام

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری فاضل)

(۵)

دین اسلام اپنی معقولیت اور دلائل کے باعث اپنے اندر پوری جاذبیت رکھتا ہے۔ اس کے پھیلانے کے لئے عقلی طور پر کسی جبر و اکراہ کی ہرگز ضرورت نہیں۔ اسی لئے اس نے واضح طور پر اعلان کر دیا ہے لَاۤ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ (بقرہ ع ۳۴) کہ دین کے لئے کسی قسم کا جبر کرنا روا نہیں کیونکہ دین کی حقانیت گمراہی سے بالکل نمایاں طور پر ممتاز ہو چکی ہے۔ پس اپنوں یا بیگانوں نے اسلام ایسے پاکیزہ اور مدلل مذہب پر اپنی اشاعت کے لئے لڑائی کو جائز قرار دینے کا جو الزام لگایا ہے وہ سراسر باطل اور بے بنیاد ہے۔ جہاد بالسیف کو کبھی بھی اشاعتِ دین کے لئے ذریعہ نہیں بنایا گیا۔ جو لوگ برسرِ پیکار ہوں اور ان سے مسلمانوں کی لڑائی شروع ہو جائے ان کے بارے میں بھی قرآنی ہدایت ہے وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ (انفال ع) کہ اگر وہ صلح کی طرف مائل ہوں تو اس صلح کو اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے ضرور مان لیا جائے۔ ظاہر ہے کہ دشمن اسی وقت صلح کی طرف جھکے گا جبکہ وہ شکست کھا رہا ہو گا عام حالات میں تو ایسا وقت دشمن سے اپنے مطالبات منوانے کا بہترین موقعہ ہوتا ہے۔ اگر لڑائی کی غرض و غایت اسلام کی اشاعت ہوتی تو دشمنوں سے اس شرط کو منوایا جاتا۔ مگر ایسا نہ کرنا بتلاتا ہے کہ اسلام میں جہاد بالسیف ہرگز ہرگز اشاعتِ دین کے لئے نہیں ہے صرف امن اور مذہبی آزادی کا قیام اصل مقصد ہے۔ فتنہ فرو کر کے ہر شخص کی آزادی و حریت کا اعلان اصل مدعا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے بعض دشمنانِ اسلام کے جہاد پر اعتراض کے جواب میں کیا خوب فرمایا ہے۔ آپ اپنی کتاب نور الحق میں ایک معاندِ اسلام کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"واما ما ذکرھٰذا الواشی قصّۃ جھادِ الاسلام وتظنّی انّ القراٰن یحُثُّ علی الجھادِ مطلقًا مِن غیرِ شرطٍ مّنَ الشرائط فایُّ زورٍ وافتراءٍ اکبر من ذٰلك؟ اِن کانَ احدٌ من المتدبرین فلیعلم ان القراٰن لایامُرُ بحربِ احدٍ اِلّا بالّذین یمنعون عباد اللّٰہ ان یؤمنوا بہٖ ویدخلوا فی دینہٖ ویطیعوہ فی جمیع احکامہٖ ویعبدوہ کما اُمروا والّذین یقاتلون بغیر الحقّ ویخرجون المؤمنین مِن دیارھم واوطانھم ویُدخلون الخلقَ فی دینھم جبرًا وقھرًا ویُریدونَ اَن یُطفئوا نور الاسلام ویصدّونَ النّاسَ مِن اَن یُسلموا اُولٰٓئك الّذین غضِبَ اللّٰہ علیھم ووَجَبَ علی المؤمنین اَن یُحَاربُوھُم اِن لَم یَنتھُوا۔"

(نور الحق حصہ اولیٰ صفحہ ۴۵)

ترجمہ۔ اس چغلخور نے جو اسلام کے جہاد کا قصہ ذکر کیا ہے اور خیال کیا ہے کہ اسلام مطلق طور پر بغیر کسی شرط کے جہاد کی ترغیب دیتا ہے سو یہ ایسا جھوٹ اور افترا ہے کہ اس سے بڑا جھوٹ نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی سوچنے والا ہے تو اُسے جاننا چاہیئے کہ قرآن مجید صرف ان لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم دیتا ہے جو اللہ کے بندوں کو ایمان لانے اور اس کے دین میں داخل ہونے سے روکتے ہیں اور اس کے سب احکام کی اطاعت اور کما حقہا عبادت سے منع کرتے ہیں اور ایسے لوگ ہیں جو ناحق جنگ کرتے ہیں اور مومنوں کو ان کے گھروں اور وطنوں سے نکالتے ہیں اور مخلوقِ خدا کو جبر اور زبردستی سے اپنے دین میں داخل کرتے ہیں اور نورِ اسلام کو بجھانا چاہتے ہیں اور لوگوں کو اسلام لانے سے روکتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ ناراض ہے اور مومنوں پر واجب ہے کہ اگر وہ اپنے بدعمل سے باز نہ آئیں تو ان سے جنگ کریں۔"

ایک دوسرے مقام پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

"جب کافروں کا ظلم نہایت درجہ تک پہنچ گیا اور وہ کسی طرح آزاردہی سے باز نہ آئے اور انہوں نے اس بات پر مصمم ارادہ کر لیا کہ تلوار کے ساتھ مسلمانوں کا خاتمہ کر دیں تب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو دفاعی جنگ کے لئے اجازت فرمائی یعنی اس طرح کی جنگ جس کا مقصد صرف حفاظتِ خود اختیاری اور کفار کا حملہ دفع کرنا تھا جیسا کہ قرآن شریف میں تصریح سے اس بات کا ذکر کیا گیا ہے اور وہ آیت یہ ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ یُدٰفِعُ عَنِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ۔ اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرُ۔

(ترجمہ) خدا کا ارادہ ہے کہ کفار کی بدی اور ظلم کو مومنوں سے دفع کرے۔ یعنی مومنوں کو دفاعی جنگ کی اجازت دے۔ تحقیقاً خدا خیانت پیشہ ناشکر لوگوں کو دوست نہیں رکھتا۔ خدا ان مومنوں کو لڑنے کی اجازت دیتا ہے جن پر کافر قتل کرنے کے لئے بڑھ چڑھ کے آتے ہیں۔ اور خدا حکم دیتا ہے کہ مومن بھی کافروں کا مقابلہ کریں کیونکہ وہ مظلوم ہیں اور خدا ان کی مدد پر قدرت رکھتا ہے یعنی اگرچہ تھوڑے ہیں مگر خدا ان کی مدد پر قادر ہے۔ یہ قرآن شریف میں وہ پہلی آیت ہے جس میں مسلمانوں کو کفار کے مقابلہ کی اجازت دی گئی۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۳۹۱-۳۹۲ مطبوعہ مارچ ۱۹۷۲ء)

جنگ کے متعلق قرآن مجید اور بائیبل کے احکام کا موازنہ

قرآن مجید اور احادیث کے رُو سے جہاد بالسیف یعنی لڑائی کی صورت میں بھی ظالم کفار پر ظلم اور اعتداء جائز نہیں۔ واضح احکام ہیں کہ عورتوں کو قتل نہ کیا جائے۔ بوڑھوں اور بچوں کو نہ مارا جائے۔ جو لوگ جنگ میں شریک نہیں ان سے تعرض نہ کیا جائے۔ مذہبی معابد کی بے حرمتی نہ کی جائے۔ مذہبی پادریوں، راہبوں، معبدوں اور عبادت گاہوں کے نگرانوں کو کچھ نہ کہا جائے۔ آبادیوں کو نہ اجاڑا جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھیتوں باغات اور درختوں کو نہ کاٹا
جائے صرف جنگ میں حصہ لینے والوں کا
مقابلہ ہو۔ اگر وہ بھی صلح کرنا چاہیں تو ان
سے صلح کر لی جائے۔ پھر اگر وہ شکست
کھا کر قید ہو جائیں۔

فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَاءً

(سورہ محمد ع ۱)

تو انہیں یا تو بطور احسان آزاد کر دیا
جائے یا اُن سے تاوان جنگ لے کر
ان کو رہا کر دیا جائے۔

اسلام کے ان احکام و قوانین کے
مقابلہ میں یہود و نصاریٰ کی شریعت
تورات کے احکام جنگ پر بھی نظر فرمائیں
لکھا ہے:-

۱- "جب خداوند تیرا خدا اسے
(یعنی کسی شہر کو) تیرے قبضے
میں کر دے تو وہاں کے ہر ایک
مرد کو تلوار کی دھار سے
قتل کر۔ مگر عورتوں اور
لڑکوں اور مواشی کو اور جو کچھ
اس شہر میں ہو اس کا سارا
لوٹ اپنے لیے لے۔"
(استثناء ۲۰/۱۳-۱۴)

۲- "ان قوموں کے شہروں میں جنہیں
خداوند تیرا خدا تیری میراث
کر دیتا ہے کسی چیز کو جو
سانس لیتی ہے جیتا نہ
چھوڑیو بلکہ تو ان کو حرم
کیجیو۔" (استثناء ۲۰/۱۶)

۳- "جب خداوند تیرا خدا انہیں
تیرے حوالے کرے تو تو انہیں
ماریو اور حرم کیجیو۔ نہ تو
اُن سے کوئی عہد کریو اور نہ
ان پر رحم کریو۔"
(استثناء ۷/۲)

۴- "تم ان سے یہ سلوک کرو کہ تم
اُن کے مذبحوں کو ڈھا دو
ان کے بتوں کو توڑ دو۔ ان
کے گھنے باغوں کو کاٹ
ڈالو۔" (استثناء ۷/۵)

۵- "اور انہوں نے مدیانیوں سے
لڑائی کی جیسا خداوند نے موسیٰ
کو فرمایا تھا۔ اور سارے مردوں
کو قتل کیا۔ اور انہوں
نے ان مقتولوں کے سوا اوی
اور رقم اور صور اور حور اور ربع
کو جو مدیان کے پانچ بادشاہ
تھے جان سے مارا اور بعور
کے بیٹے بلعام کو بھی تلوار
سے قتل کیا۔ اور بنی اسرائیل
نے مدیان کی عورتوں اور
ان کے بچوں کو اسیر کیا۔
اور ان کے مواشی اور بھیڑ
بکری اور مال و اسباب سب
کچھ لوٹ لیا۔ اور ان کے سارے
شہروں کو جن میں وہ رہتے
تھے اور ان کے سب قلعوں
کو پھونک دیا۔"
(گنتی ۳۱/۷ تا ۱۰)

۶- "سو تم ان بچوں کو جتنے لڑکے ہیں
سب کو قتل کرو اور ہر ایک
عورت کو جو مرد کی صحبت سے
واقف تھی جان سے مارو
لیکن وہ لڑکیاں جو مرد کی صحبت
سے واقف نہیں ہوئیں اُن کو
اپنے لیے زندہ رکھو۔"
(گنتی ۳۱/۱۷-۱۸)

اسلام پر غلط اعتراض کرنے والے
عیسائی پادری صاحبان اپنی کتاب کے
ان احکام پر نظر کر کے انصاف کی رُو سے
فیصلہ کریں۔

موجودہ زمانہ میں جہاد بالسیف کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ہم ثابت کر چکے ہیں کہ قرآن مجید،
احادیث نبویہ کے رو سے اہل علم اصحاب
نے جہاد بالسیف کے لئے جو شرائط مقرر کی
قرار دی ہیں وہ اس زمانہ میں متحقق
نہیں اس لئے اس زمانہ میں اسلام کے
نام پر تلوار کی لڑائی یا جہاد بالسیف
روا نہیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے
اعلان فرمایا:-

(۱) "اِنّ وجوہ الجہاد معدومۃ
فی ہذا الزمن و ہذہ
البلاد فالیوم حرام
علی المسلمین ان
یحاربوا للدین وان
یقتلوا من کفر بالشرع
المتین فان اللہ صرح
حرمۃ الجہاد عند
زمان الامن والعافیۃ"

ترجمہ: تلوار کے جہاد کے اسباب و شرائط
اس زمانے میں اور اس علاقہ میں متحقق
نہیں ہیں اس لئے آج مسلمانوں کے
لئے ناروا ہے کہ خواہ مخواہ دین کے
نام پر لڑیں اور شرع متین کے انکار
کرنے والوں کو قتل کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ
نے اپنی پاک کتاب میں تصریح فرما دی
ہے کہ امن و عافیت کے زمانہ میں
تلوار کا جہاد ناجائز ہے۔"
(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۳۱)

۲- ایک اور مقام پر فرمایا:-

"واُمرنا ان نعد للکافرین
کما یعدون لنا ولا نرفع
الحسام قبل ان نقتل بالحسام"

اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ
ہم کفار کے مقابلہ کے لئے اسی طرح
تیاری کریں جس طرح وہ تیاری کرتے
ہیں اور جب تک ہمیں قتل نہ کیا جائے
ہم ابتداءً تلوار نہ اٹھائیں۔"
(حقیقۃ المہدی ص ۱۹)

۳- پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام
واضح طور پر فرماتے ہیں:-

"دیکھو میں ایک حکم لے کر آیا
لوگوں کے پاس آیا ہوں۔ وہ یہ
ہے کہ اب سے تلوار کے جہاد
کا خاتمہ ہے مگر اپنے نفسوں
کے پاک کرنے کا جہاد باقی
ہے اور یہ بات میں نے اپنی
طرف سے نہیں کہی بلکہ خدا کا
یہی ارادہ ہے۔ صحیح بخاری
کی اس حدیث کو سوچو جہاں
مسیح موعود کی تعریف میں لکھا
ہے کہ یضع الحرب یعنی مسیح
جب آئے گا تو دینی جنگوں کا
خاتمہ کر دے گا۔ سو میں حکم
دیتا ہوں کہ جو میری فوج میں
داخل ہیں۔ وہ ان خیالات
کے مقام سے پیچھے ہٹ جائیں
دلوں کو پاک کریں اور اپنے
انسانی رحم کو ترقی دیں اور
دردمندوں کے ہمدرد بنیں
زمین پر صلح پھیلائیں کہ اس
سے ان کا دین پھیلے گا اور
اس سے تعجب مت کریں کہ
ایسا کیونکر ہوگا۔ کیونکہ جیسا کہ
خدا نے بغیر توسط معمولی
اسباب کے جسمانی ضرورتوں
کے لئے حال کی نئی ایجادوں میں
زمین کے عناصر اور زمین کی تمام
چیزوں سے کام لیا ہے اور
ریل گاڑیوں کو گھوڑوں سے بھی
بہت زیادہ دوڑا کر دکھلا دیا
ہے ایسا ہی اب وہ روحانی
ضرورتوں کے لئے بغیر توسط
انسانی ہاتھوں کے آسمان
کے فرشتوں سے کام لے گا
بڑے بڑے آسمانی نشان ظاہر
ہوں گے۔ اور بہت سی
چمکیں پیدا ہوں گی۔ جن سے
بہت سی آنکھیں کھل جائیں گی۔"
(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد ص ۱۵-۱۶)

انگریزی حکومت سے جہاد بالسیف کیوں روا نہیں تھا؟

ہندوستان میں انگریزی حکومت نے
مذہبی آزادی دی۔ اسلامی شعائر کی پابندی
کی اجازت دی اور امن و امان قائم
کر دیا تھا اس پر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ
نے اصولی طور پر اعلان فرمایا کہ:-

(۱) "شریعت کا یہ واضح مسئلہ ہے
جس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق
ہے کہ ایسی سلطنت سے لڑائی
اور جہاد کرنا جس کے زیر سایہ
امن اور عافیت اور آزادی سے
زندگی بسر کرتے ہوں اور جس کے
عطیات سے ممنون ہوں اور
مرہون احسان ہوں اور جس
کی مبارک سلطنت حقیقت
میں نیکی اور ہدایت پھیلانے
کے لئے کامل مددگار ہو قطعی
حرام ہے۔"
(تبلیغ رسالت جلد اول از اشتہار
مطبوعہ ۱۸۸۳ء)

اسی اصول کی تائید کرتے ہوئے مولانا
شبلی نعمانی نے لکھا تھا کہ:-

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
عہد زریں سے لے کر آج تک مسلمانوں کا
ہمیشہ یہ شعار رہا کہ وہ جس حکومت کے
زیر سایہ رہے اس کے وفادار اور اطاعت
گزار رہے۔ یہ صرف ان کا طرز عمل نہ
تھا بلکہ ان کے مذہب کی تعلیم تھی جو
قرآن مجید، حدیث، فقہ، سب میں کنایۃً
اور صراحتاً مذکور ہے۔"
(مقالات شبلی جلد اول ص ۱۷۱ مطبع معارف اعظم گڑھ)

بعض معترضین کی تردید کرتے ہوئے
حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے
ہیں کہ:-

"اے نادانو! میں اس
گورنمنٹ کی کوئی خوشامد
نہیں کرتا بلکہ اصل بات یہ
ہے کہ ایسی گورنمنٹ سے جو
دین اسلام اور دینی رسوم
پر کچھ دست اندازی نہیں
کرتی اور نہ اپنے دین کو ترقی
دینے کے لئے ہم پر تلوار چلاتی
ہے قرآن شریف کی رُو سے
جنگ کرنا حرام ہے۔ کیونکہ وہ
بھی کوئی مذہبی جہاد نہیں کرتی۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس -/۲۰ روپے **نورِ نظر** اولاد نرینہ کے لئے کورس -/۳۵ روپے **خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۵۳۸**

ہر قسم کا سامان سائنس و آبی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۲۵۰۱
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے

پاک ٹمبر
۲۵ نیو مارکیٹ راوی روڈ **لاہور**

فون ۶۲۶۱۸ کو ہمیشہ یاد رکھیں

ماہنامہ تحریک جدید

اس دفعہ ماہنامہ تحریک جدید کا سالنامہ خاص طور پر پسند کیا گیا ہے۔

اُردو حصہ میں قرآن مجید، احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کے ایسے اقتباسات تقریباً چالیس صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں جن میں انبیاء کرام کی بعثت، ان کے کام اور کام کے نتائج (ماننے والوں سے متعلق اور نہ ماننے والوں سے متعلق) اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ، رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم، قرآن مجید سے عشق اور ایسی ہی دیگر متعدد باتوں کا واضح ثبوت ملتا ہے۔

انگریزی حصہ میں علماء اور برطانوی حکومت، خلافت کا مقام، ایک حقیقی احمدی بننے کی شرائط، اولیاء اللہ کو کس طرح کافر ٹھہرایا گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں اور ان کا ترجمہ، مغربی افریقہ میں احمدیہ نیوز ایجنسی کی کارکردگی کے موضوعات نمایاں ہیں۔

چونسٹھ صفحے اُردو اور بتیس صفحے انگریزی، اور قیمت صرف ایک روپیہ

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ سے حاصل کریں۔ اپنے لئے بھی اور اپنے دوستوں اور لائبریریوں وغیرہ کے لئے بھی۔ (مینجنگ ایڈیٹر)

خطرناک چارہ بے خطر ڈالئے

بشرطیکہ آپ کے پاس اکسیر اپھارہ کا سٹاک موجود ہو۔ اکسیر اپھارہ کے استعمال نے خدا کے فضل سے خطرناک سے خطرناک اپھارہ میں مبتلا سینکڑوں جانوروں کی جان بچائی ہے۔ فی پیکٹ -/۱ـ درجن یا زیادہ پر ۳۳ فیصدی کمیشن

مفید لٹریچر مفت

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

فون نمبرز ۶۰۶/۶۰۷

حب جواہر مہرہ

مفرح قلب۔ مقوی قلب۔ اختلاج قلب۔ گھبراہٹ۔ ضعف۔ غشی۔ ضعف دماغ اور عام جسمانی کمزوری اور امراض نسواں میں مفید ہیں۔ قیمت ساٹھ گولیاں پچیس ۲۵ روپے۔

حب اکسیر البدن

مقوی اعصاب۔ مقوی معدہ۔ جوڑوں کے درد ہر قسم کی اعصابی و جسمانی کمزوری اور کثرت پیشاب میں مفید ہیں بھوک بڑھاتی ہیں۔ غذا کو جزو بدن بننے میں مدد دیتی ہیں۔ -/۱۰ روپے

المنار دواخانہ ربوہ

جدید فیشن کے مطابق

سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات

اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے

فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ فون ۵۲۹۲۳

شاہراہ قائدِ اعظم۔ لاہور

هُوَ الشَّافِي

آپ کے دانت قیمتی موتی ہیں!
ان کی قدر کیجئے

اگر پائیوریا (ماسخورہ) کی تکلیف ہو۔ تو "پائیوریا کیور" اور اگر کیریز (گھن) کی تکلیف ہو تو "کیریز کیور" استعمال کریں۔

فی کورس -/۱۰ روپے۔ وی پی -/۱۱/۷۰ روپے۔

دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر مفت حاصل کریں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

عمارتی لکڑی

عمارتی لکڑی خریدنے سے پہلے ہم سے مشورہ کر کے فائدہ اُٹھائیں نیز ہمارے ہاں ہر قسم کا سٹاک موجود ہے۔ مثلاً دیار۔ کیل پڑتل۔ چیل وغیرہ۔

چوہدری عبدالکریم محمد الیاس ٹمبر مرچنٹ
متصل نشاط سینما سرگودھا

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر الفضل)

تبلیغی و علمی مجلہ

ماہنامہ الفرقان ربوہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں جس کے ایڈیٹر مولانا ابو العطاء صاحب ہیں۔

چندہ سالانہ -/۱۰ روپے (مینیجر)

جان لیوا اپھارہ سے جانوروں کو فوری طور پر بچانے کے لئے

شفائے اپھارہ

کا سٹاک اپنے پاس ضرور رکھیں، ایک پیکٹ سے اپھارہ غائب کرنے کی پوری گارنٹی

قیمت فی پیکٹ -/۷۵ درجن -/۶ روپے

دو درجن سے زائد پر ڈاک خرچ کی رعایت۔

شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے! (مینیجر)

محبوب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کا شافی علاج مکمل کورس چوبیس روپے **اکسیر اولاد نرینہ** اولاد نرینہ کے لئے قیمت پچیس روپے **زوجام عشق** طاقت کی دوا قیمت چالیس روپے **ناصر دواخانہ ربوہ فون ۵۳۴**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومن رُوحِ مسابقت کے تحت دوسروں سے آگے نکلنے کی کوشش کرتا ہے

اللہ تعالیٰ نے اسے توجہ دلائی ہے کہ تمہارا کام ہر میدان میں دوسروں سے آگے نکلنا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ المومنون کی تفسیر میں اِس امر کی وضاحت فرمائی ہے کہ اسلامی تعلیم کے مطابق ہر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ دوسروں سے آگے نکلنے کی کوشش کرے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"کفر اور اسلام کے مقابلہ میں اسی فریق کا انجام اچھا ہوگا جس میں چار خوبیاں پائی جائیں گی اوّل خشیت اللہ، دوم ایمان بآیات اللہ سوم شرک سے اجتناب اور چہارم خدمتِ دین اور پھر یہ خوف کہ ہم نے کچھ نہیں کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ کیا وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ کا یہ مطلب ہے کہ انسان جو کچھ چاہے کرے مگر خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔ آپؐ نے فرمایا نہیں اِس سے یہ مُراد نہیں بلکہ مُراد یہ ہے کہ انسان نیکی کرے اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ سے ڈرتا بھی رہے۔ اس کے بعد فرماتا ہے کہ یہی لوگ ہیں جو دوڑ کر نیکیوں میں حصہ لیتے اور ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ گویا مسابقت کی رُوح ان کے اندر پائی جاتی ہے۔ یہ ایک فطری جذبہ ہے جو ہر انسان کے اندر پایا جاتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ ترقی کے میدان میں دوسروں سے آگے نکل جائے۔ طالبِ علم اسی جذبہ کے ماتحت محنت کرتے ہیں اور وہ ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بچے اسی جذبہ کے ماتحت کھیلوں میں امتیازی مقام حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تاجر، صنّاع، زمیندار، ڈاکٹر انجنیئر، موجد اور سائنسدان اسی جذبہ کے ماتحت اپنی تجارت اور صنعت اور زراعت اور طِبّ اور انجنیئرنگ اور سائنس اور ایجادات کے سلسلہ میں ایک دوسرے پر برتری حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ قومیں اور حکومتیں بھی اسی جذبہ کے ماتحت اپنے اندر زیادہ سے زیادہ طاقت پیدا کرتی اور دوسروں سے ایک بلند اور نمایاں مقام حاصل کرنا چاہتی ہیں بلکہ اور تو اور حیوانوں میں بھی یہ جذبہ پایا جاتا ہے اور وہ بھی مسابقت کی رُوح اپنے اندر رکھتے ہیں ... غرض یہ ایک طبعی اور فطری جذبہ ہے جو ہر انسان کے اندر پایا جاتا ہے۔ اسلام نے اسی طبعی جذبہ کی طرف مومنوں کو اِن آیات میں توجہ دلائی ہے اور بتایا ہے کہ تمہارا کام ہر میدان میں دوسروں سے آگے نکلنا ہے۔ اگر تم معمار ہو تو تمہاری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ کسی قوم کا معمار تم سے آگے نہ بڑھے۔ اگر تم صنّاع ہو تو تمہاری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ کسی قوم کا صنّاع تم سے آگے نہ بڑھے۔ اگر تم موجد ہو تو تمہاری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ کسی قوم کا موجد تم سے آگے نہ نکل سکے۔ اگر تم ڈاکٹر یا طبیب ہو تو تمہاری کوشش یہ ہو چاہیئے کہ کسی قوم کا ڈاکٹر اور طبیب تم سے اِس فن میں آگے نہ نکلے۔ اسی طرح تمہیں دیانت اور امانت میں اتنا اعلیٰ نمونہ پیش کرنا چاہیئے کہ کوئی قوم اس نیکی میں تمہارا مقابلہ نہ کرسکے اگر تم ایسا کروگے تو دُنیا کے معلّم اور اُستاد بن جاؤ گے اور لوگ تمہارے پیچھے چلنے پر مجبور ہوں گے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم جزو اوّل صفحہ ۱۸۲)

چندہ جلسہ سالانہ ادا فرمائیے

امسال چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی گزشتہ سال کی نسبت کم ہے حالانکہ بجٹ گزشتہ سال کے بجٹ سے کہیں زیادہ ہے۔ احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرما کر ممنون فرمائیں تا جلسہ سالانہ کے بل ادا کئے جائیں۔

(ناظر بیت المال آمد)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

اعلانِ نکاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے عزیزہ حمامۃ البشریٰ بنت مکرم مولوی امام الدین صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا کا نکاح مکرم نذیر احمد صاحب ابن مکرم میاں احمد دین صاحب کراچی کے ساتھ ۱۵ ہزار روپیہ حق مہر پر ۲۹ دسمبر ۱۹۷۴ء کو مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین

درخواستِ دعا

مکرم شیخ ظفر احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ سیالکوٹ کو ایکسیڈنٹ میں چوٹیں آئی ہیں اور وہ میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ انہوں نے نادار مریضوں کے علاج کے لئے فضلِ عمر ہسپتال کو مبلغ ۵۰۰ روپے کی گرانقدر رقم بھجوائی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم شیخ صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ)

ماہانہ رپورٹ کارگزاری:۔ قائدینِ مجالس کی یہ نہایت اہم ذمہ داری ہے کہ وہ ہر ماہ کی رپورٹ باقاعدگی سے مرکز میں بھجواتے رہیں۔ ایسے قائدینِ مجالس جنہوں نے اپنی کارگزاری کی رپورٹیں بابت ماہ نومبر و دسمبر ابھی تک نہ بھجوائی ہوں جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ٹریکٹ "ہمارے عقائد"

دفتر وقفِ عارضی کی طرف سے ایک چھوٹا سا ٹریکٹ "ہمارے عقائد" طبع ہوا ہے۔ احبابِ جماعت اسے مطالعہ کے لئے بلا قیمت طلب فرما سکتے ہیں۔ تعداد مطلوبہ سے مطلع فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

خالص سونے چاندی کے زیورات
جدید ڈیزائنوں میں بنوانے کیلئے
"فینسی گولڈ سمتھ"
کو یاد رکھیں
نیز
أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ
کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور زیورات کی خرید و فروخت کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں
چوہدری لطیف احمد ناہد اچھو۔ گولبازار ربوہ

غذا جزوِ بدن
بنانے والی دوا "ہیور الفلفا ٹانک" استعمال کیجئے اس سے ہر قسم کی کمزوری دُور ہوجاتی ہے۔ خون پیدا کرنے اور جسم پر گوشت پوست پیدا کرنے کی نایاب دوا۔ قیمت ۴/- ڈاک سے ۵/۵۰
تیار کردہ شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۵۳

حبوب اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس ۴۲ روپے — **دوائی فضلِ الٰہی** اولادِ نرینہ کے لئے کورس ۲۵ روپے — **زوجام عشق** طاقت کی جنرل ٹانک کورس ۳۵ روپے — **دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ**